سورہ روم　　　　بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○　　　　ایت نمبر (۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

# خطبہ

# جمعۃ المبارک

[مورخہ 12 مارچ 2010]

## عنوان

# اسلام میں عورت کا مقام

زیر اہتمام شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک حقیری کوشش شروع کی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

(تعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

جو کوئی بھی نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان والا ہو ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور بدلہ میں دیں گے ہم انہیں ان کا اجر، کہیں بہتر ہے ان (اعمال) سے جو وہ کرتے رہے

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ○

آج کے خطبہ کا عنوان اسلام میں عورت کا مقام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت قرآن کے مطابق حق حق اور سچ سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

## اسلام سے قبل عورت کا مقام:

دین اسلام وہ دین ہے جس نے عورت کو اس کے کھوئے ہوئے حقوق واپس دلائے تاریخ عالم پہ نظر دوڑائی جائے تو یہ بات کھل کے سامنے آتی ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا کے مختلف معاشروں میں عورت کے حقوق کو پامال کیا جاتا تھا عورت کو اس کا جائز مقام بھی نہیں دیا جاتا تھا۔

## فرانس میں عورت کے بارے میں تصور:

فرانس کے اندر یہ تصور تھا کہ عورت کے اندر آدھی روح ہوتی ہے پورے انسان کی روح نہیں ہوتی اس لیے یہ معاشرہ میں برائی کی وجہ اور بنیاد بنتی ہے۔

## چائینہ میں عورت کے بارے میں تصور:

چائینہ میں عورت کے بارے میں تصور تھا کہ عورت کے اندر شیطانی روح ہوتی ہے اس لیے پورے معاشرے میں فساد کی بنیاد یہی بنتی ہے۔

## جاپان میں عورت کے بارے میں تصور:

عیسائیت نے رہبانیت کو گھڑ لیا تھا ان کے علماء یہ کہتے تھے کہ ازدواجی زندگی بسر کرنا اللہ کی معرفت حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے چنانچہ ان کی تعلیم تھی کہ مرد اب رہبر بن کر رہیں اور عورتیں ننز بن کر رہیں مجرد زندگی گزاریں گے تو معرفت نصیب ہوگی ازدواجی زندگی کو اس راستے کی وہ رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

## ہندوازم میں ضعف نازک سے سلوک:

ہندوازم میں اگر کسی جوان عورت کا خاوند فوت ہو جاتا ہے تو اس کو بدبخت سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ اگر اسکا خاوند کی لاش کو جلایا جاتا تو وہ عورت زندہ اس کے اندر چھلانگ لگا کر مر جایا کرتی تھی ستی ہو جایا کرتی تھی اور اگر ایسا نہ کرتی تو معاشرہ میں اس کو عزت اور وقار کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں ہوا کرتی تھی۔

## بلاد عرب:

بلاد عرب میں اسلام سے پہلے عورت کے حقوق کو اس قدر پامال کیا جا چکا تھا کہ لوگ اپنے گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ عورت کے حقوق اس حد تک چھین لیے گئے تھے کہ اگر کوئی آدمی فوت ہو جاتا تو جس طرح اس کی جائیداد اس کے بڑے بیٹے کی وراثت میں آتی تھی اس کی بیویاں بھی اس کے بڑے بیٹے کی بیویوں کے طور پر منتقل ہو جاتی تھیں۔ بیوی کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا بلکہ عورت کی جائز باتوں کو ماننا بھی مردانگی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ اگر بچی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا عورت کو زندہ رہنے کا حق نہ تھا۔

## آمدِ رسول ﷺ اور نوید مسرت:

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے دنیا میں تشریف لا کر واضح کیا کہ اے لوگو! عورت اگر بیٹی ہے تو یہ تماری عزت ہے، اگر بہن ہے تو تمہاری ناموس ہے، اگر یہ بیوی ہے تو تمہاری زندگی کی ساتھی ہے اور اگر یہ ماں ہے تو تمہارے لیے اس کے قدموں میں جنت ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی تربیت کرے، ان کو تعلیم

دلوائے حتیٰ کہ ان کا فرض ادا کر دے تو یہ جنت میں یوں میرے ساتھ ہو گا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔ گویا بیٹی کے پیدا ہونے پر جنت کا دروازہ کھلنے کی بشارت دی گئی۔

ساتھ یہ بھی خوشخبری دی گئی کہ۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی بھی نیک عمل کرے، مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد ہو یا عورت ہو وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ ایمان والا ہو۔ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔ یعنی جس طرح مرد نیکی اور عبادت کر کے اللہ رب العزت کے ولی بن سکتے ہیں، عورتیں بھی اسی طرح نیکی اور عبادت کے ذریعے ولایت کے انوارات حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بھی ولایت کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ دین اسلام نے عورت کو ایسا وقار عطا کیا کہ باقی دنیا آج تک عورت کو نہیں دے سکی۔

## اسلام دشمن قوتوں کا پروپیگنڈہ:

آج کل اسلام دشمن قوتوں نے عجیب پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے جس سے وہ مسلمان عورتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں پر بہت زیادہ پابندیاں لگا دی ہیں۔ ہمارے معاشرے کی کئی پڑھی لکھی مستورات، خواتین اور بچیاں غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور وہ یہ سمجھتی ہیں کہ شاید ہمیں ہمارے جائز حقوق نہیں دیے گئے۔ حالانکہ بات ہرگز ایسی نہیں ہے۔

## اسلام میں پردے کا حکم:

سب سے پہلی بات تو یہ کی جاتی ہے کہ اسلام نے عورت کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے جبکہ غیر مسلم معاشرہ میں عورت بے پردہ پھرتی ہے۔ تو یہ بات سمجھنی بہت آسان ہے کہ عورت پردے میں رہے تو اس کا فائدہ عورت کو بھی ہے، مرد کو بھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ

ترجمہ: اے نبی ﷺ اپنی بیبیوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔

معزز سامعین کرام! آیئے یورپ کی بے پردگی کے بارے میں نقصانات پر بات کرتے ہیں۔

## سویڈن میں بے پردگی کے دو مضر اثرات:

سویڈن برطانیہ کے بالکل قریب یورپی دنیا کا ایک امیر ملک ہے۔ ہمارے ملکوں میں خسارے کا بجٹ ہوتا ہے تو اس ملک میں نفع کا بجٹ ہوتا ہے ہم سوچتے ہیں کہ پیسہ آئے گا کہاں سے اور وہ سوچتے ہیں کہ پیسہ لگائیں گے کہاں۔ اتنے امیر ہیں کہ اگر اس پورے ملک کے مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے کام کرنا چھوڑ دیں، فقط کھائیں پئیں اور عیاشی کرتے رہیں اور وہ قوم چھ سال تک اپنے پڑے ہوئے خزانے کو کھا سکتی ہے۔ اگر کوئی نوکری نہیں ڈھونڈ پاتا تو وہ صرف حکومت کو اطلاع دے تو اس کو گھر بیٹھے ہوئے 20ہزار روپیہ مل جایا کرے گا۔ اگر اس کا مکان نہیں تو حکومت اس کو مکان لے کر دیتی ہے بیمار ہوا تو پیدا کرنے سے لے کر اس کے مرنے تک اس کی بیماری پر لاکھ روپیہ لگے یا کروڑ روپیہ لگے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا علاج کروائے۔

ان کے روٹی کپڑے اور مکان کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔ باقی رہ گئیں انسان کی خواہشات، وہ اس ملک میں اس حد تک پوری ہوتی ہیں کہ اس کو Sex Free Country (جنسی خواہشات کے اعتبار سے آزاد ملک) کہا جاتا ہے۔ جانوروں کی طرح مرد عورت ایک دوسرے کے ساتھ جہاں چاہیں جب چاہیں ملیں ان پر کوئی پابندی نہیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جن کو روٹی کپڑے، مکان کی فکر نہیں، جن کی خواہشات مرضی کے مطابق پوری ہوتی ہیں ان کو تو اور کوئی غم ہی نہیں ہونا چاہیے۔ مگر دو باتیں بہت عجیب ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ اس معاشرہ میں طلاق کی شرح 70 فیصد سے زیادہ ہے۔ گویا 100 میں سے 70 سے زیادہ گھروں میں طلاق ہو جاتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس معاشرہ میں خودکشی کرنے والوں کا تناسب پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جتنے لوگ وہاں خودکشی کرتے ہیں پوری دنیا میں کسی ملک میں نہیں کرتے۔ اس بےحیائی اور بے پردگی کی وجہ سے دلوں کو سکون نہیں ملتا۔ مرد بھی بہتر سے بہترین کی تلاش میں اور عورت بھی خوب سے خوب تر کی تلاش میں۔ چنانچہ سکون کی زندگی کسی کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔ جس ماحول میں 70 فیصد سے زیادہ عورتوں کو طلاق ہو جائے وہاں کس کو خوشی ہو گی؟ چنانچہ آج وہ Depression (ذہنی پریشانی) کی زندگی گزارتے ہیں۔

## پردہ کی پابندی کے خوشگوار اثرات:

اسلام نے ہمیں پردے کی پابندی کا حکم دیا ہے تو اس کا فائدہ بھی ہمیں ہی ہے۔ گو ہمارے معاشرے میں کھانے کی چیزوں کی کمی، مکان اور لباس کی کمی ہے مگر اس کے باوجود

ہمارے معاشرہ میں طلاق کی شرح مغرب سے کم ہے۔ ہم یہ سکھی زندگی کیوں گزار رہے ہیں؟ یہ خوشیوں بھری زندگی کیوں گزار رہے ہیں؟ اس لیے کہ اس گئے گزرے ماحول میں کچھ نہ کچھ اسلامی احکام کی پابندی باقی ہے۔ جس کا فائدہ ہمیں خود مل رہا ہے۔

## عورت گھر کی ملکہ:

اسلام نے عورت پر روزی کمانا زندگی میں کبھی فرض نہیں کیا بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ بیٹی کو روزی کما کر کھلائے۔ اگر بہن ہے تو بھائی کا فرض ہے کہ کما کر کھلائے اگر ماں ہے تو اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمائے اور اپنی ماں کو لا کر کھلائے۔ گویا عورت پر پوری زندگی میں اسلام نے روزی کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا۔ بلکہ اس کے قریبی محرم مردوں کی ذمہ داری لگائی کہ تم نے کمانا ہے اور اس عورت کو گھر میں لا کر دینا ہے۔ یہ گھر کی ملکہ بن کر رہے گی، بچوں کی تربیت کرے گی اور گھر کی اندرونی زندگی کے تمام معاملات کو سنبھالے گی۔ اب بتایئے کہ کس معاشرہ نے عورت کو زیادہ آسانی کی زندگی دی، اسلام نے یا یورپ نے؟

## اسلام میں عورت کے ساتھ اتنی نرمی کیوں؟

اگر آپ غور کریں تو یہ بات بہت واضح نظر آئے گی کہ اسلام نے صنف نازک کے ساتھ نرمی کا معاملہ برتا ہے۔ اس لیے کہ مرد کو اللہ نے طاقت دی، عورت کو اس کے مقابلہ میں جسمانی اعتبار سے کمزوری دی ہے، نزاکت دی ہے۔ لہٰذا عورت کی ذمہ داریاں بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح نے اللہ نے اس کا جسم بنایا اور مرد کی ذمہ داریاں بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح اللہ نے اس کا جسم سخت جان بنایا۔

اللہ نے عورت کا اتنا مقام دیا ہے کہ نکاح کے معاملہ میں اس نے عورت کی حیثیت مرد سے اونچی رکھی ہے۔ اس نے مرد سے کہا ہے کہ وہ نکاح کرنا چاہتا ہے تو تنہا اپنے آپ کو عورت کے برابر نہ سمجھ لے۔ اسے اپنے ساتھ کوئی تحفہ بھی دے تا کہ اس طرح اس کا وزن عورت کے برابر ہو سکے۔ اس پاسنگ کو جس سے مرد کے وزن کی کمی پوری ہوتی ہے، مہر کہتے ہیں، لہٰذا یہ مساوات اس طرح بنتی ہے

مرد + مہر = عورت

قرآن نے کہیں یہ نہیں کہا کہ نکاح کے وقت عورت اپنے ساتھ کچھ لے کر آئے۔ اس نے مرد سے کہا کہ وہ اپنی قیمت کی کمی مہر سے پوری کرے اگر اس کے پاس دینے کو کچھ نہیں تو وہ حضرت موسیٰ کی طرح آٹھ دس سال تک بیوی کے باپ کا اجیر (مزدور) بن کر رہے یہ ہے قرآن کی رو سے عورت کی حیثیت لیکن اس کے برعکس مسلمان کی اب یہ حالت ہے کہ مہر بالکل ایک رسم بن کر رہ گیا ہے۔ کسی محفل نکاح سے آواز آتی ہے کہ مہر سوا لاکھ روپیہ۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دینا دلانا ایک پیسہ بھی نہیں فخر یہ سوا لاکھ کا اعلان کر دو۔ اور کسی محفل سے آواز آتی ہے کہ ''مہر شرعی'' جس کا مطلب تیس روپے ہوتا ہے۔ نہ معلوم ان سے کس نے کہ دیا کہ شریعت نے تیس روپے مہر مقرر کیا ہے۔ بہر حال مہر وہ پاسنگ ہے جسے مرد عورت کے مقابلے میں اپنے وزن کی کمی کو پورا کرنے کے لیے پیش کرتا ہے۔ لیکن اب ہمارے ہاں بالکل الٹ ہو گیا ہے یعنی مہر تو ایک رسم بن کر رہ گیا ہے اور عورت کو اپنے ساتھ کچھ دے کر بیوی بننا پڑتا ہے، جسے جہیز کہتے ہیں اور جو غریب آدمی اس کی استطاعت نہیں رکھتا اس کی بچیوں کے سر، ماں باپ کے گھر میں بیٹھے بیٹھے سفید ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ تو اس سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں وہ جہیز وصول کر کے بیوی پر سختی شروع کر دیتے ہیں تا کہ وہ نکاح کے بعد بھی اپنے ماں باپ کے ہاں سے نچوڑ کر لاتی رہے، جب تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اسے گھر میں رکھا جاتا ہے اور جب وہ سوت خشک ہو جاتی ہے تو اسے گھر سے باہر نکال دیا جاتا ہے کبھی کالمعلقۃ (بیچ میں لٹکائی ہوئی) اور کبھی بالکل مطلقہ۔ لڑکی بیچاری روتی دھوتی (بچوں کو لے کر) باپ کے دروازے پر آجاتی ہے اور میاں صاحب کہیں اور سودا بازی شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں روز یہ کچھ ہوتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے خلاف آواز تک بھی بلند کرے۔

## عورت کی زندگی کے مختلف مدارج:

آیئے آپ کو عورت کی زندگی کے مختلف مدارج کے اجر و ثواب کے بارے میں بتاتا ہوں تا کہ یہ واضح ہو جائے کہ اسلام نے عورت کے ساتھ کس قدر نرمی کا معاملہ کیا ہے۔

## لڑکی کی پیدائش:

شریعت کا حکم ہے کہ اگر بیٹی گھر میں پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کا دروازہ کھول دیا۔ اگر دو بیٹیاں ہو گئیں تو باپ کیلئے رحمت بن گئیں کہ ان کا باپ جنت میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے اتنا قریب ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔

## شادی شدہ عورت کے اجر میں اضافہ:

اس سے آگے قدم بڑھایئے کہ اگر اس بچی کی شادی ہوگئی اور یہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتی ہے تو فقہا نے مسئلہ لکھا ہے کہ کنواری عورت ایک نماز پڑھے گی تو ایک نماز کا ثواب ملے گا اور شادی شدہ ہونے کے بعد نماز پڑھے گی تو 21 نمازوں کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ اس لیے کہ اب اس پر دو خدمتیں ضروری ہوگئیں ہیں۔ ایک خاوند کی خدمت اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ جس کی وجہ سے دو بوجھ پڑ گئے۔ جب یہ خاوند کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کے اجر وثواب کو بڑھا دیں گے۔ دیکھا ایک نماز پڑھے گی مگر 21 نمازوں کا ثواب ملے گا۔

## اللہ تعالیٰ کی سفارش:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مردوں کو سفارش کی ہے عورتوں کے بارے میں فرمایا۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ تم نے ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارنی ہے۔ دیکھیے! آج کسی کی سفارش اس کی بہن کرتی ہے کسی کی سفارش اس کی ماں کرتی ہے، کسی کی سفارش اس کی خالہ کرتی ہے، کسی کی سفارش اس کی پھوپھی کرتی ہے، عزیز واقارب کرتے ہیں لیکن عورتوں کی سفارش اللہ رب العزت اپنے قرآن میں خود فرما رہے ہیں فرمایا۔ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اے مردو! تم عورتوں کے نے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے انداز کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

## گھریلو کام کاج پر اجر نہ ملنے کی اصل وجہ:

عورتوں کو نیت کرنے کا پتہ نہیں ہوتا کہ ہم نے کس نیت سے کام کرنا ہے۔ آج عورتیں کس نیت سے گھروں کو صاف رکھتی ہیں؟ او جی لوگ کیا کہیں گے، لوگ کہیں گے یہ تو گندی ہی بنی رہتی ہے، جب عورت اس نیت کے ساتھ گھر کو صاف ستھرا رکھے گی تو اسے ذرہ برابر بھی ثواب نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ اس نے تو لوگوں کو دکھانے کیلئے کام کیا۔

## گھر کی صفائی کس نیت سے کی جائے؟

عموماً گھر کی صفائی عورت اس لیے کرتی ہے کہ جی لوگ کیا کہیں گے کہ بیوقوف سی ہے، لوگ کہیں گے اس کو ذرا عقل نہیں ہے۔ نہیں اللہ کی بندی! اس لیے صفائی نہ کر بلکہ نیت یہ کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ○ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے اور صاف ستھرا رہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ کیا مطلب؟ توبہ کرنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور ویسے صاف رہنے سے باہر کی صفائی ہوتی ہے گویا جو آدمی باہر کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی، جو دل کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی۔ تو عورتوں کو چاہیے کہ اگر گھر میں جھاڑو دے رہی ہیں تو نیت یہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ پاکیزگی اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں شریعت کا حکم ہے کہ۔ اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ صفائی آدھا ایمان ہے تو آپ دل میں نیت یہ کرلیا کریں کہ اس لیے گھر کی صفائی کر رہی ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پاکیزگی آدھا ایمان ہے اور پاکیزہ اور صاف رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ آپ اس نیت سے گھر کو صاف رکھیں، نگینہ بنا کر رکھیں، گھر کے فرنیچر کو چمکائیں، کپڑوں کو دھودھو کے رکھیں۔ آپ کو ہر کام پر اجر وثواب ملتا چلا جائے گا کیونکہ آپ کی نیت ٹھیک ہوگئی کہ آپ نے اللہ کی رضا کیلئے سب کچھ کیا ہے۔

عورت کا اسلام میں اہم مقام ہے رسول اکرم ﷺ جب بھی سفر پر جایا کرتے تو اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا کو سب سے پہلے مل کر جایا کرتے تھے اور واپس جب تشریف لایا کرتے تھے تو سب سے پہلے اپنی بیٹی کو ملا کرتے تھے اللہ نے عورت کو اتنا مقام دیا ہے کہ بیٹی کے پیدائش کے متعلق ارشاد گرامی ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ○

ترجمہ: یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں۔ سبحان اللہ، اور اپنے لیے جو وہ خود چاہیں۔

کہ بیٹی کی پیدائش تو خوشی کا سبب ہے نہ کہ پریشانی۔ مسلمانو عورت کے حقوق کا اصل محافظ اسلام ہے اسلام سے پہلے عورت حقوق نام سے واقف تک نہ تھی آج 15 صدیاں بعد مغرب جس بات کا رونا روتا ہے کہ اسلام میں دنیا میں عورتوں کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں اور ڈھیلے مسلمان بھی اس بات سے متاثر ہو جاتے ہیں کہ واقعی ایسا ہی ہے لیکن مسلمانو یہ سفید جھوٹ ہے مغرب نے کیا حقوق دیئے ہیں عورتوں کو عورت مغرب میں بھی کا فر دنیا میں عیاشی کا سامان ہے عورت کو بطور کھلونہ رکھا جاتا ہے عورت دربدر ٹھوکریں کھاتی ہے چین اور سکون اس کے مقدر میں نہیں ہے دن کو مرد کے برابر فیکٹریز میں کام کرتی ہیں بڑے بڑے ٹریلر چلاتی ہیں نشہ کرتی ہیں اپنے غم مٹانے کیلئے ماں، بہن، بیٹی، بیوی ان

چاروں احتراموں سے کوئی واقف نہیں ہے کپڑوں کی طرح بیوی کو بدلہ جاتا ہے تشدد، صبر سے عورت زندگی گزار رہی ہے جبکہ اسلامی معاشرہ میں عورت کا ایک مقام ہے مگر ہم نے مغرب کی نقل شروع کر رکھی ہے جس سے ہمارا معاشرہ اب خواتین کے حقوق پامال کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

آیئے ذرا گزشتہ سال ہونے والے خواتین کے واقعات کا جائزہ لیں اور یہ واقعات پاکستان میں ہوئے ہیں ایک رپورٹ ہے

☆ٹوٹل واقعات :7733

☆اغوا کے واقعات:1762

☆قتل کے واقعات:1516

☆جسمانی تشدد کے واقعات:844

☆خودکشی کے واقعات:579

☆غیرت کے نام پر قتل کے واقعات:472

☆عصمت دردی کے واقعات:439

☆اجتماعی زیادتی کے واقعات:307

☆گھریلو تشدد کے واقعات:320

☆اذیت پہنچانے کے واقعات:300

☆خودکشی کی کوششوں کے واقعات:198

☆جنسی حملوں کے واقعات:187

☆قتل کی کوششوں کے واقعات123

☆تحفظ دے کر تشدد کے واقعات:117

☆دھمکی دے کے تشدد کے واقعات:70

☆جلانے کے واقعات:56

☆رواج کے مطابق ونی پر عمل کرنے کے واقعات:25

☆تیزاب پھینکنے کے واقعات:24

☆اسلام آباد اور چاروں صوبوں میں مختلف قسم کے تشدد کے واقعات:394

یہ ایک جائزہ ہے جس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے لیکن ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے مسلمانوں اللہ کیلئے جو حقوق قرآن نے عورتوں کو دیے ہیں وہ دیں جو عزت اور وقار اسلام نے دیا ہے عورتوں کو وہ دیں تاکہ معاشرہ درست سمت کی طرف چلے اپنی نظروں میں حیاء پیدا کریں اپنے دل صاف رکھیں ماں، بہن، بیٹی، جیسے رحم رشتوں کا احترام کریں۔

## کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین